ذوالکفل بخاری

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نہج البلاغہ، تاریخ کی روشنی میں

افادات: علامہ محمود احمد عباسی مرحوم قیمت ۱۲/

ناشر: میسون پبلی کیشنز، متصل مسجد آم والی پل شوالہ، ملتان

امیرالمومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خطبات و مواعظ کا جو مجموعہ "نہج البلاغہ" کے نام سے موجود ہے، مشرکینِ عجم کے ہاں اسے جائز طور پر بے پناہ قبولیت اور احترام حاصل ہے اور وہ اسے الہامی کتاب سے کم کیا درجہ دیتے ہوں گے؟ اصول دعقائد کے قطعی اور ناگزیر دینی حوالوں کی رُو سے تو دینِ عجم تمام بولہبی اور تمام سازش ہے ہی مگر تاریخ و تہذیب کے کسی ایک عصری حوالہ سے بھی دینِ عجم میں صدق وصواب کا گذر نہیں! "نہج البلاغہ" کے متعلق، ایک ہزار برس کہ جب سے یہ کتاب لکھی گئی ہے، ایرانی دھرم کے پجاریوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ کتاب "مولا" علی رضی اللہ عنہ کی غیب دانی، علم لدنی، تکوینی تصرفات، قدرتِ زبان، زورِ بیان، فصاحت وبلاغت اور خطابتی ادب کی عظمتوں کا زندہ ثبوت ہے۔ جب کہ علماء ومفکرینِ اسلام نے ہمیشہ اس دعویٰ کو باطل قرار دیا ہے۔ اسی موضوع پر تجزیہ و مطالعہ اور تحقیق وتنقید کا جو معیار زیرِ تبصرہ کتاب میں (نہج البلاغہ تاریخ کی روشنی میں) نظر آتا ہے، اس کی مثال ملنا محال ہے فاضل مصنف، دلائل وبراہین کی پوری قوت سے قاری کو یہ باور کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ "نہج البلاغہ" کو حضرت علیؓ سے منسوب کرنا ایک تاریخی جھوٹ اور ناپاک جسارت ہے۔ اس علمی بدکاری کے مرتکب سازشیوں کی مجرمانہ ذہنیت اور اس کتاب کی تصنیف کے محرکات ومقاصد کو جس بھرپور انداز میں بے نقاب کیا گیا ہے، وہ فاضل مصنف کے قلم کا انتہا ہے۔ انہوں نے "نہج البلاغہ" میں موجود بیسیوں تاریخی وکلامی تضادات وتلبیسات کو واضح کیا ہے، اور ہمیشہ کے لئے ثابت کر دیا ہے کہ اس کی سیدنا علی المرتضیٰ سے نسبت ہر اعتبار سے غلط، بے اصل اور بے ہودہ ہے۔

ایسی بلند پایہ کتاب کا اردو میں لکھا جانا بجائے خود ایک نعمت ہے اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا اپنے آپ سے زیادتی کے مترادف ہے۔